لغات الحدیث

محمد ادریس السلفی۔ قسط نمبر ۸

۱۔ عن مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لا نسیٰ او انسی لا سن۔ (موطا العمل فی السھو باب۲۔ النہایۃ ۵/۵۱)

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک میں بھولتا ہوں یا بھلایا جاتا ہوں تاکہ نمونہ پیش کروں۔

النہایہ میں روایت کے الفاظ "انما انسی لاسن" ہیں۔

۱۔ حدیث شریف میں کلمہ انسی (صیغہ مجہول) ھمزہ کے ضمہ نون مخفف کے فتحہ اور یاء مشدد سے ہے۔

مفہوم یہ ہے کہ آپ کو اس لئے بھلایا جاتا ہے تاکہ آپ ایسے اعمال کا نمونہ پیش کردیں جوامت کو سھو میں پیش آسکتے ہیں۔

۲۔ جب کہ بعض اسے "اُنسی" ھمزہ مضموم نون ساکن اور سین مفتوح مخفف بروزن ادعی مجہول بھی پڑھتے ہیں۔

مفہوم حدیث یوں ہوگا میری جانب سے پہلو تہی کی جاتی ہے غافل ہوا جاتا ہے وغیرہ۔ اس مفہوم سے یہ واضح ہوا کہ اس طرح ادائیگی درست نہیں۔ امام خطابی فرماتے ہیں "ولیس بجید"

۳۔ موطا کی روایت میں یہ کلمہ "اَو" سے قبل معروف و مخفف بیان ہوا ہے۔ جو اگرچہ ظاہراً اس حدیث کے خلاف ہے جس میں آپ نے قرآن پاک کے نسیان کی

نسبت اپنے نفس کی جانب کرنے سے منع فرمایا ہے لیکن عام طور پر نسیان کی نسبت اپنے نفس کی طرف احادیث میں وارد ہوئی ہے۔

معلوم ہوا کہ اس کلمہ کو پہلی توجیہ کے مطابق ادا کرنا ہی زیادہ اولی واصح ہے جیسا کہ امام خطابی نے اس کی جانب "والاجود ان یقال" سے اشارہ کردیا ہے۔

۲۔ عن ام سلمة رضی الله عنها انه صلی الله علیه وسلم کان یقراء فی المغرب بطولی الطولیین یعنی سورة الاعراف(النهایة ۳/۱۴۴) و عندالنسائی عن زید رضی الله عنه۔۔۔ رایت رسول الله صلی الله علیه سلم یقراء فیها (المغرب) باطول الطولیین۔ (نسائی ۲/۱۷۰)

ترجمہ:۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ مغرب کی نماز میں دو لمبی سورتوں (انعام و اعراف) میں سے زیادہ لمبی پڑھتے تھے مراد ہے سورہ الاعراف۔

پہلی روایت میں لفظ طولی بضم الطاء المھملة و سکون الواو اسم تفضیل اطول سے صیغہ تانیث ہے اور الطولیین، طولی سے تثنیہ جب کہ طولی کی جمع طول (بضم الطاء و فتح الواو) ہے مثل کبری و کبر بضم الکاف و فتح الموحدہ۔ جیسا کہ حدیث میں ہے اوتیت السبع الطول اس وزن جمع کا خاصہ ہے کہ الف لام یا اضافت کے بغیر نہ آئے گی۔ پہلی روایت میں لفظ طولی (بضم فسکون) کو بعض طول بکسر الطاء و فتح الواو بھی پڑھتے ہیں جو معنوی لحاظ سے سراسر غیر درست ہے کیونکہ طول (بکسر ففتح) چوپائے کو باندھنے والی رسی کو کہتے ہیں۔ (لسان المیزان ۱۱/۴۱۵۔ اصلاح ص۲۷)